احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | اتوار۔ ۴۔ صفر ۱۴۱۴ھ، ۲۵۔ وفا ۱۳۷۲ش، ۲۵۔ جولائی ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۶۵

فلاح دارین

اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو۔ اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو۔ عقل سے کام لو۔ اور کلام الٰہی کی ہدایات پر چلو۔ خود اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ۔ تب البتہ کامیاب ہو جاؤ گے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان کو لازم ہے کہ اپنی بساط سے بڑھ کر قدم نہ مارے۔ اکثر امراض اور عوارض کے اسباب اور علامات ڈاکٹروں کو معلوم نہیں تو کیا ایسی کمزوری پر اسے مناسب ہے کہ وہ بساط سے بڑھ کر چلے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ طریقِ عبودیت یہی ہے کہ (ــ) کہنے والوں کے ساتھ ہو۔ دیکھو ستارے جو اتنے بڑے بڑے گولے ہیں، آسمان میں بغیر ستون کے لٹکتے ہیں اور خود آسمان بغیر کسی سہارے کے ہزارہا سال سے اسی طرح چلے آتے ہیں۔ چاند ہر روز ڈھلا ڈھلایا نکلتا ہے۔ آفتاب ہر روز طلوع ہوتا ہے اور ٹھیک رفتار اور رَوِش پر چلتا ہے۔ ہمارے کاموں میں کوئی نہ کوئی غلطی ضرور ہو جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے کام دیکھو کہ یہی چاند سورج اپنے ایک ہی طریق پر چلتے ہیں۔ اگر ہر روز ان باتوں کو سوچو کہ سورج ہر روز مقرّرہ طریق پر نکلتا ہے۔ جہات کو بتلاتا ہے تو دیوانہ ہو جاؤ۔ دیکھو ہم پر اتنی حالتیں آتی ہیں اور سورج پر کوئی حالت نہیں آتی۔ ایک گھڑی جو دو ہزار روپیہ کی ہو۔ اگر وہ بارہ ۱۲ کی بجائے دس ۱۰ اور دس کی بجائے بارہ ۱۲ بجائے، تو نکمّی سمجھی جائے گی۔ لیکن خدا تعالیٰ کی قائم کردہ گھڑی ایسی ہے کہ اسمیں ذرّہ برابر فرق نہیں اور نہ اس کو کسی چابی کی ضرورت۔ نہ صاف کرنے کی حاجت۔ کیا ایسے صانع کی طاقتوں کا شمار کر سکتے ہیں۔" (ملفوظات جلد اوّل ص ۵۸)

اللہ تعالیٰ کی سچی فرمانبرداری اختیار کرو

از حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل

اللہ جلّ شانہٗ کی سچی فرمانبرداری اختیار کرو۔ اسکی اطاعت کرو اس سے محبت کرو۔ اس کے آگے تذلّل کرو اسی کی عبادت ہو اور اللہ کے مقابل میں کوئی غیر تمہارا مطاع، محبوب، مطلوب امید و بیم کا مرجع نہ ہو۔ اللہ کے مقابل تمہارے لئے کوئی دوسرا نہ ہو۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تمہیں ایک طرف بلاتا ہو اور کوئی اور چیز خواہ وہ تمہارے نفسانی ارادے اور جذبات ہوں یا قوم اور برادری (سوسائٹی) کے اصول اور دستور ہوں سلاطین ہوں۔ امراء ہوں۔ ضرورتیں ہوں غرض کچھ ہی کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مقابلہ میں تم پر اثر انداز نہ ہو سکے۔ پس اللہ تعالیٰ کی اطاعت۔ عبادت۔ فرمانبرداری۔ تذلّل اور اسکی محبت کے سامنے کوئی اور شے محبوب، معبود، مطلوب اور مطاع نہ ہو۔

یہ ایک صورت خدا تعالیٰ کے ساتھ ندّ نہ بنانے کی اعتقادی طور پر ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ جسطرح اللہ تعالیٰ کا کوئی ند اور مقابل نہ ہو اسی طرح پر خدا تعالیٰ کی جسطرح پر عبادت

باقی ص ۷ پر

اعلان دار القضاء

(محترمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ بابت ترکہ مکرم منصور احمد صاحب چوہدری)

محترمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ وغیرہ ورثاء نے درخواست دی ہے کہ مکرم چوہدری منصور احمد صاحب ولد ڈاکٹر غلام محمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا پلاٹ ع ۳/۲ دع ۴/۲ محلہ باب الابواب ربوہ میں سے اُن کا حصہ ۱/۲ ان کی بیوہ محترمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ کے نام منتقل کیا جائے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

۱۔ محترمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ — بیوہ
۲۔ مکرم محمود لطیف احمد صاحب — بیٹا
۳۔ " مشہود احمد صاحب — "
۴۔ محترمہ مبارکہ عارف صاحبہ — بیٹی
۵۔ " صائمہ منصور صاحبہ — "

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

(مکرم رحمت علی اعوان صاحب بابت ترکہ محترمہ خالدہ مسرت صاحبہ)

مکرم رحمت علی اعوان صاحب حال مقیم جرمنی نے درخواست دی ہے کہ انکی اہلیہ محترمہ خالدہ مسرت اعوان صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ لہٰذا ان کا مکان نمبر ۲۲/۳ فیکٹری ایریا ربوہ شرعی حصص کے مطابق اُن کے ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

۱۔ مکرم رحمت علی اعوان صاحب — خاوند
۲۔ " اطہر اعوان صاحب — بیٹا
۳۔ " اظہر اعوان صاحب — "
۴۔ محترمہ آفیرہ اعوان صاحبہ — بیٹی
۵۔ " فائزہ اعوان صاحبہ — "

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۵۔ وفا ۱۳۷۲ ہش ۲۵۔ جولائی ۱۹۹۳ء

آخرت پر ایمان

دنیا کے ہر خطے میں حکومت کے قوانین موجود ہیں۔ معاشرہ کا اخلاقی دباؤ بھی ہے اور قدم قدم پر انسان کو یہ سوچنا پڑتا ہے کہ اگر میں نے یوں کیا تو کیا ہوگا اور اگر یوں کیا تو کیا ہوگا۔ میں کہیں کوئی غلطی نہ کر جاؤں۔ کسی مصیبت میں نہ پھنس جاؤں۔ کسی سزا کا مستحق نہ ٹھہروں۔

اگر قوانین نہ ہوں۔ معاشرہ کا دباؤ نہ ہو تو انسانی فطرت جو کچھ بھی ہے۔ یہ دنیا بالکل مختلف ہوگی۔ افراتفری کا سماں ہوگا۔ ہر شخص جو چاہے گا کرے گا۔ نہ کسی بات کا خوف نہ ڈر۔ لوٹو۔ مارو۔ قتل کرو۔ کچھ ہی کرو۔ جب کوئی قانون ہی نہیں ہے تو ڈر کس کا۔ جب معاشرہ کا دباؤ ہی نہیں ہے تو کسی کا خیال کیسا۔

اس سب کچھ سے ظاہر ہے کہ انسان کے اقوال اور افعال اچھائی اور برائی کے سلسلہ میں۔ بیرونی دباؤ کا اثر قبول کرتے ہیں۔ مانا کہ کچھ ایسے لوگ بھی ہونگے جو اندرونی آواز کو رہنما بنائیں گے۔ اور قانون کے بغیر بھی نیکی ہی کریں گے۔ لوگوں کا بھلا ہی چاہیں گے۔ لیکن شائد ہماری یہ سوچ بھی موجودہ حالات ہی کے پیش نظر ہے۔ اکثریت تو یقیناً۔ اور یہ اکثریت غالب اکثریت ہوگی۔ بیرونی دباؤ نہ ہونے کی وجہ سے جو زندگی گذارے گی اس کے تصور سے بھی انسان کانپ اٹھتا ہے۔

یہ بات صرف دنیوی امور سے تعلق نہیں رکھتی۔ اُخروی زندگی سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ اگر انسان کو اس بات کا یقین ہو کہ ایک اور دنیا بھی ہے۔ اس دنیا کے بعد۔ جہاں اس کے اعمال کا جائزہ لیا جائے گا۔ جہاں اس کے ثواب اور عذاب کا فیصلہ ہوگا تو وہ یقیناً ہر قدم پھونک پھونک کر رکھے گا۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو دنیا میں ایک اودھم مچ جائے۔ ہر برائی انتہا کو پہنچ جائے اور ہر شخص برائی پر آمادہ نظر آئے۔

آخرت پر ایمان قواعد و ضوابط پر ایمان ہے۔ اور یہی بات ہمیں سیدھی راہ پہ رکھتی ہے۔

آؤ نیکی کے بیج بوئیں ہم
آؤ اپنے وطن کا نام کریں
ہاتھ پر ہاتھ کیوں دھرے بیٹھیں
کام پر کام، صبح و شام کریں

ابوالاقبال

عشق کو دل میں پالتے رہنا
پھر بھی خود کو سنبھالتے رہنا

دل کو کیا کیا پیام ملتے ہیں
آنکھیں آنکھوں میں ڈالتے رہنا

بہہ رہے ہیں جو اشک بہنے دو
خونِ دل کیا سنبھالتے رہنا

ہے یہی کاروبارِ اہلِ جنوں
ہر خوشی غم میں ڈھالتے رہنا

بیٹھ جائے نہ تہہ میں درد کہیں
ساغرِ دل کھنگھالتے رہنا

دل میں کانٹے تو چبھتے رہتے ہیں
اب انہیں کیا نکالتے رہنا

چارہ گر کیا کریں گے آکے یہاں
آ بھی جائیں تو ٹالتے رہنا

راہزن رہگذر پہ بیٹھے ہیں
دیدہ و دل سنبھالتے رہنا

بحرِ غم سے نکل بھی آ محمود
اشکِ غم کیا اچھالتے رہنا

ڈاکٹر محمود الحسن امین آبادی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی - اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

جدید فلسفہ سے متاثر نوجوانوں نے اللہ تعالیٰ کی ہستی کا غلط اندازہ لگا کر ملائکہ کی نسبت یہ خیال پیدا کر لیا ہے کہ ملائکہ کا وجود چونکہ الوہیت کے منافی ہے اس لئے ملائکہ کا کوئی وجود نہیں ہے اور جو لوگ مذہب کے اثر سے ابھی تک پورے طرح آزاد نہیں ہوئے۔ انہوں نے فرشتوں کے لفظ کی توجیہہ کر کے اپنے نفس کو تسلی دے لی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ملائکہ سے مراد وہ نیک جذبات ہیں جو انسان کے دل میں پیدا ہوتے ہیں ان کا کوئی علیحدہ وجود نہیں۔

ملائکہ کے وجود کو الوہیت کے منافی قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ ایسے نوجوان اللہ تعالیٰ کا نقشہ یہ کھینچتے ہیں کہ وہ ایک وراءُ الوریٰ ہستی ہے اور اول تو اس کا اس دنیا کے کاروبار سے کوئی تعلق ہی نہیں اس لئے اسے کسی واسطہ کی ضرورت نہیں اور اگر اس کا کوئی تعلق ہے۔ تو یہ یقین کرنا کہ وہ فرشتوں سے کام لیتا ہے اس کی قدرت کاملہ کے خلاف ہے اور اس کی صفات میں نقص پر دلالت کرتا ہے پس دونوں صورتوں میں فرشتوں کا وجود محال ہے۔

اول الذکر عقیدہ کہ خدا تعالیٰ تو ہے مگر اس کا دنیا کے کاروبار میں کوئی دخل نہیں صرف ایک خوشکن پردہ ہے جو دہریت کے خیالات پر ڈالا گیا ہے درحقیقت اس عقیدہ اور دہریت میں کوئی فرق نہیں۔ اگر خدا ہے بھی اور اس کا دنیا سے کوئی تعلق بھی نہیں تو سوال یہ ہے کہ وہ ہے کیوں؟ خدا تعالیٰ کا وجود دو صورتوں سے خالی نہیں۔ یا تو وہ کوئی دخل دنیا کے نظام میں رکھتا ہے یا بے تعلق محض ہے۔ اگر بے تعلق محض ہے تو اس کی بھی دو صورتیں ہیں یا تو وہ ہمیشہ سے بے تعلق محض ہے یا دنیا کو پیدا کر کے بے تعلق ہو گیا۔ اگر ہمیشہ سے بے تعلق محض ہے تو پھر اس کے وجود کا کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ بھی ثبوت نہیں۔ پھر اس کے وجود کو تسلیم کرنے کے نہ کوئی معنی ہیں نہ اسکی کوئی ضرورت ہے سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کے ماننے والوں سے ایک منافقانہ ارتباط ظاہر کر کے ان کی خوشنودی اور ہمدردی حاصل کی جائے۔ جو ایک نہایت ہی ذلیل مقصد ہے۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ وہ دنیا کو پیدا کر کے بے تعلق ہو گیا تو پھر اس کا بار ثبوت ان لوگوں پر ہے جو خدا تعالیٰ کو اس صورت میں پیش کرتے ہیں کیونکہ ایک فعال ہستی کو بے کار اور بے تعلق قرار دینے کا کوئی ثبوت ہونا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کو ہمیشہ فعال اور زندہ ماننے والے تو صرف اس کے اس فعل کے تسلسل کے قائل ہیں۔ جس کو یہ دوسرے عقیدہ والے بھی مانتے ہیں لیکن اسے اب غیر فاعل اور عاجز قرار دینے والے اسکی فعالیت کو ایک وقت تک جاری قرار دے کر پھر بعد میں باطل اور ساکن قرار دیتے ہیں۔ پس یہ بار ثبوت ان کے ذمہ ہے کہ وہ بتائیں کہ کس دلیل سے معلوم ہوا کہ پہلے تو وہ کوئی کام کرتا تھا۔ لیکن بعد میں وہ اس کام سے علیحدہ ہو گیا۔ اور اب بالکل بے کار اور دنیا سے بے تعلق بیٹھا ہے اور نظام عالم آپ ہی آپ چل رہا ہے۔

بہرحال دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت بھی تسلیم کی جائے فرشتوں کا وجود محل اعتراض نہیں ٹھہرتا کیونکہ اگر خدا تعالیٰ کسی وقت کوئی کام کرتا تھا تو سوال یہ ہے کہ اس وقت کوئی واسطہ وہ استعمال کرتا تھا یا نہیں۔ یعنی کیا ابتدائے آفرینش میں دنیا کے وجود میں آنے کا ذریعہ کوئی طبعی قواعد تھے یا جادو کے وہمی کرشموں کی طرح ہر تغیر بغیر کسی قانون یا ذریعے کے ہو جاتا تھا۔ اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ اس عالم کی بناوٹ ہی ایسی ہے کہ اس کے اندر کا ہر تغیر کسی قاعدے کے ماتحت معلوم ہوتا ہے تو ماننا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اس عالم کو وجود میں لانے کے لئے بعض وسائط بھی پیدا کئے تھے اور بعض قانون جاری کئے تھے۔ جن کے ماتحت یہ عالم پیدا ہوا اور اس نے موجودہ صورت اختیار کی۔ اگر یہ تسلیم کیا جائے اور اس کے تسلیم کرنے کے بغیر چارہ نہیں تو پھر یہ بھی تسلیم کرنا ہو گا کہ فرشتوں کے وجود پر بھی کوئی اعتراض نہیں۔ کیونکہ جس طرح ایک وسیلہ اور واسطہ کا اختیار کرنا خدا تعالیٰ کی قدرت کے منافی نہیں اسی طرح دوسرے وسیلے یا واسطے کا استعمال کرنا بھی اس کی قدرت کے منافی نہیں۔

اسی طرح اگر یہ عقیدہ رکھا جائے کہ خدا تعالیٰ اب بھی نظام عالم کے چلانے میں کوئی دخل رکھتا ہے تب بھی فرشتوں کے وجود پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر خدا تعالیٰ بچہ پیدا کرنے کے لئے انسانی نطفہ سے کام لیتا ہے حیوان کی پیاس بجھانے کے لئے پانی سے کام لیتا ہے دنیا کو روشن کرنے کے لئے سورج سے کام لیتا ہے اور اسکی قدرت پر کوئی حرف نہیں آتا تو نظام عالم کے جاری رکھنے کے لئے اگر اس نے فرشتوں کو بھی واسطہ بنایا ہو تو اس کی قدرت پر کیوں حرف آنے لگا۔

اصل بات جیسا کہ کلام اللہ سے ثابت ہے اور قانون قدرت اس کی تصدیق کرتا ہے۔ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے کارخانہ عالم کو ایک وسیع قانون کے ماتحت چلایا ہے۔ کلام اللہ فرماتا ہے آسمان کو دیکھو کہ ہم نے اسکی بلندی کو خوب بلند بنایا ہے اور پھر اسے تمام ضروری قوتیں اور کمالات دئیے ہیں اور اس کی قوتوں کو دو طرح کا بنایا ہے ایک مخفی جو رات کی طرح پوشیدہ ہے اور ایک ظاہر کہ دوپہر کی طرح روشن ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ نظام آسمانی ایک کامل قانون پر مبنی ہے جس میں سے کچھ مخفی ہے اور غور اور فکر اور تدبر سے اس کا علم ہوتا ہے اور کچھ ظاہر و روشن ہے کہ ظاہری آنکھ بھی اس کا مطالعہ کر سکتی ہے یہ دونوں قسم کے قانون قانونِ قدرت کا مطالعہ کرنے والوں پر روشن ہیں سورج اور چاند ہی کو لے لو۔ کچھ اثرات ان کے ایسے واضح ہیں کہ جاہل اور ان پڑھ لوگ بھی ان سے واقف ہیں اور کچھ قانون ان کے ایسے مخفی ہیں کہ ہزاروں سالوں کے مشاہدے کے بعد ان کا ایک نہایت خفیف حصہ علم ہیئت کے ماہر اور سائنس دان دریافت کر سکے ہیں اور مزید تحقیقاتیں ہوتی جارہی ہیں اس وسیع سلسلہ علت و معلول اور سبب اور مسبب کی اول کڑی ملائکہ ہیں اور جس طرح آخری کڑیوں کو دیکھ کر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے پر اعتراض نہیں کر سکتا۔ اسی طرح پہلی کڑی کی وجہ سے بھی اس کی قدرت پر کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔

غرض یہ اور بات ہے کہ کوئی انسان خدا تعالیٰ کا ہی انکار کرے۔ اس صورت میں تو اسے پہلے ہستی باری تعالیٰ کے دلائل معلوم کرنے چاہئیں لیکن خدا تعالیٰ کو مان کر اور یہ مان کر کہ خدا تعالیٰ اس دنیا میں قانون اور وسائل سے کام لے رہا ہے اور سب کارخانہ اس دنیا کا مختلف وسیلوں اور اسباب اور علتوں کے ماتحت چلایا جا رہا ہے۔ یہ کہنا کہ فرشتوں کا وجود خدا تعالیٰ کی قدرت کے خلاف ہے ایک نہایت ہی کمزور وہم ہے۔ اگر اور ہزاروں وسیلوں اور اسباب اور علتوں اور قانونوں سے کام لینے سے خدا تعالیٰ کی قدرت میں فرق نہیں آتا تو فرشتوں کے پیدا کرنے سے کیوں خدا تعالیٰ کی قدرت میں فرق آ جائے گا۔ اگر آنکھ کو دیکھنے کے قابل بنانے کے لئے خدا تعالیٰ نے روشنی پیدا کی ہے اور اس سے خدا تعالیٰ کے قادر ہونے میں فرق نہیں آیا اور کانوں کو شنوائی پر قادر کرنے کے لئے اس نے ہوا پیدا کی ہے اور اس کی قدرت پر کوئی حرف نہیں آیا تو اسی طرح فرشتوں کو کارخانہ عالم کے چلانے میں ایک علت اُولیٰ بنانے میں اس کی قدرت میں کوئی فرق نہیں آتا۔

رب کریم - ہمارا مشکل کشا

مکرمہ بیگم شمیم لطیف صاحبہ اسلام آباد سے لکھتی ہیں:

کچھ عرصہ ہوا کہ ہمارے خاندان کا ایک نوجوان لڑکا لاہور میں وفات پا گیا۔ میں اس وقت پشاور میں مقیم تھی۔ فون پر اطلاع ملی کہ تدفین ربوہ میں ہو گی۔ میرے شوہر نے روانگی سے پہلے محسوس کیا کہ جو نقد رقم ہمارے پاس تھی وہ ناکافی ہو گی۔ اتفاق سے گھر پر ایک سوٹ کیس میں کچھ نقدی موجود تھی۔ یہ نقدی نکالنے کے لئے میں نے سوٹ کیس کا تالا کھولنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ مگر تالا نہ کھل سکا اور بہت سا وقت اسی تگ و دو میں صرف ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور مشکل کشائی کے لئے دردِ دل سے دعا مانگتی رہی۔ اتنے میں ٹیلیفون کی گھنٹی بجی۔ اور اطلاع ملی کہ تدفین ربوہ کی بجائے اب لاہور میں ہو گی۔ یقین کیجئے کہ اس اطلاع کے ساتھ

باقی صـ٦ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

ڈان

۱۳۔ جولائی ۱۹۹۳ء

خدا کا شکر ہے کہ اب بحران حل ہوگیا ہے۔ ڈان میں یہ خط ۱۳۔ جولائی ۱۹۹۳ء کو شائع ہؤا۔ (ادارہ)

For how long?

THE political scenario unfolding in Pakistan today reminds one of the 'mad tea party' witnessed by 'Alice in Wonderland' where every character perched on his vantage point keeps orchestrating some balderdash without thinking for an instant about rhyme and reason or even its relevance to the obtaining situation. Patterns shift and change, but the mad tea party and its cacophony goes on unaffected.

G.B. Shaw had likened the British Parliamentary system (which we persistently copy and adopt) to a carnival of colourful balloon carrying adventurers who have succeeded to inveigle the gullible public into sweet dreams of a rosy future, and going up at specific intervals. While the people are engrossed in witnessing the kaleidoscopic show, the agents of the balloon riders are busy picking the pockets of the people on the ground. When it comes down to go up again, almost the same persons are seen riding in it every time.

We have experienced some so-called democratic systems, some martial laws and even naked dictatorship, but every effort we make to come out of the quagmire pushes us deeper down into it. My good friend Manzar Alam Siddiqui used to brand every clever deceit and subterfuge as democracy; maybe he knew what he meant by that. There appears to be no end to this political maelstrom. How long are we going to wait, I ask, for a hopeful turn, my God for how long? Is there any other way out other than a desperate public revolt and revolution?

ALLAH BUX SYED
Karachi

DAWN TUESDAY, JULY 13, 1993

اللہ بخش سید (کراچی) ڈان کے ۱۳ جولائی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں کہتے ہیں کہ سیاسی تناظر جو اس وقت پاکستان میں سامنے آتا ہے اس چائے کی پارٹی کی یاد دلاتا ہے جسے مجنونانہ ٹی پارٹی (MAD TEA PARTY) کہا گیا ہے اور جسے ایلس ان ونڈرلینڈ میں دیکھا گیا جہاں تمام کردار اپنی اپنی انا کی شاخوں پر بیٹھے چہچہا رہے ہوتے ہیں اور ان کی چہچہاہٹ بے معنی ہوتی ہے بغیر کسی سوچ بچار کے جس میں نہ کوئی منظوم روایات کا وزن ہوتا ہے نہ اس میں کوئی ہوش مندی کی بات ہوتی ہے۔ نہ اس موقعہ کے ساتھ اسکی کوئی مناسبت ہوتی ہے حالات کے تقاضے بدلتے رہتے ہیں لیکن مجنونانہ ٹی۔ پارٹی جاری رہتی ہے اور اپنی ان تمام باتوں کے ساتھ جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے ان میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں آتی۔

جی۔ بی۔ شا نے برطانوی پارلیمنٹ کے نظام کو (جسے ہم مستقل طور پر کاپی کرتے ہیں اور اپناتے ہیں) ایک ایسے رنگارنگ تماشے سے غبارے سے تشبیہہ دی تھی جس میں بعض بہادری کے واقعات دکھائے جاتے ہیں اور جن کے ذریعے پبلک کو نہایت شیریں خوابیں دکھا کر مستقبل پیش کیا جاتا ہے۔ اور وقفے وقفے سے ساتھ بات آگے بڑھتی ہے۔ جبکہ تمام لوگ اس شو کو دیکھنے میں مصروف ہوتے ہیں۔ بیلون پر سوار لوگ لوگوں کی زمین پر جیب تراشی کرتے ہیں جب یہ غبارہ نیچے آتا ہے کہ پھر پرواز کرے تو پھر وہی لوگ اس میں سوار نظر آتے ہیں۔ ہم نے بعض جمہوریت کے نظام دیکھے کچھ مارشل لاء سے تعلق رکھتے ہیں اور کچھ برہنہ ڈکٹیٹر شپ سے۔ لیکن ہر وہ کوشش جو ہم اس دلدل سے باہر نکلنے کی کرتے ہیں۔ ہمیں زیادہ سے زیادہ اسی دلدل میں دھکیل دیتی ہے۔ میرے عزیز دوست منظر عالم صدیقی ہر چالاک دھوکا باز کے متعلق جمہوریت کا لفظ استعمال کرتے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ انہیں معلوم ہو کہ وہ ایسا کیوں کرتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت جو سیاسی حالات کی خرابی سامنے آرہی ہے۔ اس کا کوئی انجام نظر نہیں آتا۔ ہم کب تک انتظار کرتے رہیں گے۔ اے خدا! میں پوچھتا ہوں کہ کب تک یہ بات جاری رہے گی اور کب تک ہماری نیک امیدیں سامنے آسکیں گی۔ کیا عوام الناس کی بغاوت اور انقلاب کے علاوہ کوئی اور بھی راستہ ہے یا نہیں۔

دی نیوز انٹرنیشنل

۱۴۔ جولائی ۱۹۹۳ء

خدا کا شکر ہے کہ اب بحران حل ہوگیا ہے۔ نیوز کا یہ اداریہ ۱۴ جولائی ۱۹۹۳ء کا ہے۔

A dangerous trend

In a politically charged atmosphere like the existing one, it is easy for tempers to fly. But even then, political discourse has to be insured against degenerating into a bout of name calling. That, regrettably, has not happened, and abuse and slander have repeatedly been used to settle political scores. The latest example of this unfortunate practice came on Sunday. A spokesman of the Muslim League Nawaz group accused the President and his two sons-in-law, one of whom sat in Mr Sharif's cabinet only four months ago, of conspiring to break up the country. He also insinuated that the President's policies were part of the Qadianis' Pakistan Jallao (destroy the country) plan. The next day, in Parliament's joint session, Haji Javed Iqbal, an MNA, said that the PDA members were criticising the Speaker of the National Assembly at the behest of Ahmadis and that all the religious parties should get together to thwart this conspiracy.

These accusations and insinuations are so obviously preposterous that they do not warrant a serious comment. But their real significance lies in the possibility that they might become the dominant idiom of politicians to express their political grievances. So far the standard slur has been to call one's political adversary a traitor, an agent of the Hindu/Zionist lobby, and even a kafir (infidel). Over the past few years almost every political leader of stature has been called by his political opponents one or all of these names. Some time ago Benazir Bhutto, the leader of the Opposition and a former prime minister, was called a kafir by a religious leader in the National Assembly. And now the name of the Ahmadis [a minority group which does not recognise the finality of the prophethood of Muhammad (PBUH)] is being used to cast aspersions on the character of political foes.

To be sure, this practice, like its other variant of dubbing opponents traitors or kafirs, is both counter-productive though dangerous. It is dangerous because it shows that the element of tolerance in the prevailing political culture is fast diminishing. This in turn means that one can only disagree with others at the pain of being called a traitor or a non-Muslim. This scarcely makes a congenial environment for the growth of democratic values. It is counter-productive because it neither makes its target any less of a patriot or Muslim, nor does it make any more popular those who indulge in this sorry practice. All it does is reflect how degenerate is the political culture we are trying to build democracy with.

The News International, Wednesday, July 14, 1993

دی نیوز انٹرنیشنل کے ۱۴ جولائی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں ایک اداریہ میں کہا گیا ہے:۔

اس وقت جو سیاسی بحران ملک پر مسلط ہے اس میں جذبات کا بھڑک اٹھنا بڑی آسان بات ہے لیکن اس کے باوجود جہاں تک سیاسی گفتگو کا تعلق ہے۔ چاہیئے کہ وہ ایک دوسرے کی دشنام طرازی سے بالاتر ہو کر کی جائے لیکن افسوس ہے کہ ایسا نہیں اور دشنام طرازی اور الزام تراشی بار بار سیاسی جھگڑوں میں کی گئی۔ یعنی ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے کی۔ اس کی سب سے قریبی مثال وہ بدقسمتی کا واقعہ ہے جو گذشتہ اتوار کے روز پیش آیا۔ مسلم لیگ نواز گروپ کے ایک نمائندے نے صدر مملکت اور ان کے دو دامادوں جن میں ایک تو مسٹر شریف کی کیبنٹ میں آج سے چار ماہ پیشتر موجود تھے۔ الزام لگایا کہ وہ ملک کو توڑنے کی سازش کر رہے ہیں اور انہوں نے یہ الزام بھی لگایا کہ صدر مملکت کی پالیسیاں قادیانیوں کی اس پالیسی کے مطابق ہیں کہ پاکستان کو جلاؤ۔ یعنی پاکستان کو تباہ کردو۔ اس سے اگلے ہی روز پارلیمنٹ کے جائنٹ سیشن میں حاجی جاوید اقبال جو نیشنل اسمبلی کے رکن ہیں نے کہا کہ پی ڈی اے کے ممبر قومی اسمبلی کے سپیکر پر تنقید کر رہے ہیں اور ایسا وہ احمدیوں کی فرمائش پر کر رہے ہیں اور کہ تمام مذہبی پارٹیوں کو اکٹھے ہو کر اس سازش کو دبانے کی کوشش

باقی ص۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر پروفیسر ناصر احمد پرواز

اجنالہ سے فرینکفرٹ تک کا سفر

کل میری ایک عزیزہ سٹاک ہالم سے آئیں تو اپنے ساتھ اخبار جہاں کے دو شمارے لائیں۔ اس رسالے میں میری دلچسپی صرف ادبی روزنامچوں تک محدود ہوتی ہے چنانچہ لاہور کا روزنامچہ کھولا جسے اسرار زیدی صاحب لکھتے ہیں۔ دل دھک سے رہ گیا۔ اپنے بزرگ دوست قمر اجنالوی کی وفات کی خبر تھی اور احباب کی تعزیتی باتوں کی روداد تھی مگر یہ ذکر نہ تھا کہ وفات کہاں ہوئی اور دفن کہاں ہوئے؟ غالباً فرینکفرٹ میں داعئ اجل کو لبیک کہا ہوگا اور ربوہ میں پیوند خاک ہوئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ بخشش فرمائے۔

قمر اجنالوی سے میرا پہلا تعارف لاہور کے روزنامہ ملت کے حوالہ سے ہوا یہ پچاس کی دہائی کے ابتدائی سالوں کی بات ہے۔ قمر صاحب اس اخبار میں "ذکر و فکر" کے عنوان سے مطائبات لکھا کرتے تھے۔ نہایت شستہ اور برجستہ چونکہ عبدالمجید سالک مرحوم کے متبعین میں سے تھے اس لئے صرف لفظوں کے طوطے مینا نہیں بناتے تھے۔ پنی تلی اور دو ٹوک بات کہتے تھے۔ ایک فقرہ یاد آرہا ہے۔ پنجاب کے ان پڑھ ملّا پڑھے لکھوں پر کیچڑ اچھالنے میں بہت بڑھے ہوئے تھے۔ منبرِ رسول پر کھڑے ہوکر وہ ایسی زبان میں گفتگو کرتے تھے جو کسی دینی عالم کو تو کیا کسی جاہل کو بھی زیب نہیں دیتی تھی قمر اجنالوی نے ایک کالم میں نہایت خوبصورتی اور چابکدستی سے انہیں موضوع سخن بنایا اور وہ وہ موشگافیاں کیں کہ سالک صاحب بھی عش عش کر اٹھے اور اپنا کالم "افکار و حوادث" انہیں عطا کر دیا۔

قمر اجنالوی سے بڑے طویل عرصہ تک شناسائی تو رہی مگر تفصیلی ملاقات نہ ہو سکی، پانچ چھ برس قبل اچانک ربوہ میں میرے غریب خانہ پر تشریف لائے تو میں ان سے مل کر حیران رہ گیا۔ ان کا جو تصور میں نے اپنے ذہن میں قائم کر رکھا تھا اور اکاون باون کے زمانہ کی ملاقات کی جو یادداشت ذہن میں محفوظ تھی وہ اس سے قطعی مختلف نکلے۔ لمبا قد جس میں قدِ خم کی خصوصیت جھلکنے لگی تھی۔ گندمی رنگ، چمکیلی آنکھیں، مصافحہ میں پنجابیوں والی گرفت، باتوں میں موہنی۔ قادیان کی باتیں اور کچھ مشترکہ دوستوں، عزیزوں بزرگوں کے تذکرے۔ تھوڑی ہی دیر میں ہم گھل مل گئے اور یوں محسوس ہوا جیسے ہم برسوں سے ایک دوسرے کے ساتھ ہیں اس کے بعد قمر صاحب ہمارے ربوہ کے مشاعروں میں بھی آنے جانے لگے۔ چنانچہ ایوانِ محمود کے جو مشاعرے میری میزبانی میں ہوئے اس میں قمر صاحب شریک ہوتے اور اپنا کلام سناتے رہے۔ ان کی طویل نعت "بنام خیر الانام" نعتیہ ادب میں بہت ممتاز سمجھی جاتی ہے۔

قمر صاحب تاریخی ناول بھی لکھتے تھے ان کے ناول "چاہ بابل"۔ "دھرتی کا سفر" اور "مقدس مورتی"، بہت مشہور ہوئے۔ ان ناولوں کو اردو کے تاریخی ناولوں میں بہت ممتاز مقام حاصل ہے۔ اسرار زیدی صاحب نے لکھا ہے کہ "انگریزی زبان میں تاریخ اور لٹریچر کے موضوعات پر لکھنے والوں میں سب سے زیادہ اہم نام ہیرلڈ لیمب اور رائیڈر ہیگرڈ کے ہیں اور یہ دونوں اسلوب و طرز نگارش کے حوالہ سے قمر اجنالوی میں یکجا ہوگئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں یہ بہت بڑا اعزاز ہے اور قمر صاحب اس کے بجا طور پر مستحق تھے۔

قمر صاحب کے حوالہ سے پچھلے دنوں جرمنی کے اخبار احمدیہ میں یہ بات چھپی ہوئی پڑھی تھی کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ثانی کے حضور قمر صاحب نے ۱۹۴۸ء میں یہ نظم پڑھی۔

مرے محبوب! نذر نوجوانی لے کے آیا ہوں
جوانی چیز کیا ہے زندگانی لے کے آیا ہوں
سنا تھا آگ اور پانی کبھی یکجا نہیں ہوتے
مگر میں دل میں آگ آنکھوں میں پانی لے کے آیا ہوں

ان خوبصورت اشعار سے ان کی قادر الکلامی اور چابکدستی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

افسوس ہے کہ وہ مفید وجود ہمارے درمیان موجود نہ رہا جو صحافت کی باریکیوں سے آشنا اور ادب کی لطافتوں سے مملو تھا۔ اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے۔

بقیہ: صفحہ ۴

کرنی چاہیئے۔

یہ الزامات اتنے کھلم کھلا طور پر بے معنی لگائے جا رہے ہیں کہ ان کے متعلق کوئی سنجیدہ تبصرہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن ان کی اصل اہمیت اس بات میں ہے کہ یہی ہمارے روزمرہ کا طریق بن جائے اور ہم سیاست میں اسی طرح اپنی شکایات کا اظہار کرنا شروع کر دیں۔

اب تک جو "معیاری" مخالفت کی روایات دوسرے کے خلاف کی جاتی رہی ہے وہ یہ ہے کہ اپنے مخالفین کو غدار کہا جاتا رہا ہے۔ ہندو، صیہونی لابی کا ایجنٹ کہا جاتا رہا ہے بلکہ کافر بھی کہا جاتا رہا ہے۔ گذشتہ چند سالوں میں تقریباً ہر سیاسی لیڈر چاہے اس کا سیاسی قد کتنا ہی ہو اپنے سیاسی حریفوں کی طرف سے یہ تمام نام حاصل کر چکا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا بے نظیر بھٹو جو حزب اختلاف کی لیڈر ہیں اور اس سے قبل وزیراعظم بھی رہ چکی ہیں، کو ایک مذہبی لیڈر نے کافر کہا تھا۔ اور یہ بات قومی اسمبلی میں کہی گئی تھی اور اب احمدیوں کا نام لیا جا رہا ہے جو ایک اقلیت گروپ ہیں۔ جن کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو نہیں مانتے۔ اس نام کو ایک دوسرے پر الزام لگانے کے لئے اور سیاسی کردار کشی کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔

یہ بات یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ ایسی ہی باتیں یعنی اپنے مخالفین پر اس قسم کے الزام لگانا کہ وہ غدار ہیں یا کافر ہیں کسی طرح بھی نفع بخش ثابت نہیں ہو سکتے البتہ خطرناک ضرور ہیں۔ یہ بات اس لئے خطرناک ہے کہ جہاں تک بردباری کے عناصر کا تعلق ہے وہ موجودہ سیاسی فضا میں روز بروز نہایت سرعت کے ساتھ کم ہوتے جا رہے ہیں۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ کوئی شخص دوسروں سے اختلاف اسی صورت میں کر سکتا ہے کہ وہ یا غدار کہلائے یا غیر مسلم۔ اور یہ بات کسی طرح بھی ماحول کو بہتر بنانے اور جمہوریت کی اقدار کے فروغ پانے کے لئے مفید نہیں ہو سکتی۔ یہ نفع بخش نہیں ہے کیونکہ اپنے ہدف کو جو کسی طرح بھی کم محب وطن یا مسلمان نہیں بنا سکتی۔ نہ ہی کسی دوسرے شخص کو زیادہ مقبولیت دے سکتی ہے جو اس قسم کے الفاظ استعمال کرتا ہے۔ اس سے جو کچھ ہوتا ہے وہ صرف یہ ہے کہ سیاسی ثقافت کے تنزل کی علامات ملتی ہیں۔ اگرچہ ہم جمہوریت کی تعمیر کے لئے کوششیں کر رہے ہیں۔

عبدالصمد خان طاہر

گھریلو سبزیاں

محترم سلطان محمود انور صاحب کا ۴ جون کا خطبہ جمعہ سنا جس میں انہوں نے گھریلو پیمانے پر سبزیاں اگانے کے متعلق احباب جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی۔ اس موضوع پر چند سطور الفضل کی نذر کرتا ہوں۔

بہت کم لوگوں کو اس بات کا علم ہے کہ لاہور میں ایک ایسا حکومتی تربیتی ادارہ موجود ہے۔ جو طلبہ طالبات مرد و خواتین کی مفت تعلیم و تربیت کرتا ہے۔ اس میں ۵ روزہ، ۶ ہفتے، تین مہینے اور ایک سالہ ڈپلومہ کورسز ہوتے ہیں۔

تین مہینے اور ایک سالہ ڈپلومہ کورس میں طلباء و طالبات کو ۳۰۰/- روپے مہینہ وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔ چونکہ میں ادارہ کا فارغ التحصیل طالب علم ہوں میرے تجربے کے مطابق تین مہینے اور ایک سالہ ڈپلومہ کورس زیادہ اہمیت کے حامل ہیں۔ اس ادارہ میں درختوں جھاڑیوں، بیلوں، موسمی پھولوں، گھریلوں پیمانے پر سبزیاں اگانا KITCHEN GARDENING اور LAND SCAPING کے مضامین بڑی تفصیل سے پڑھائے جاتے ہیں۔

آپ کے گھر کا چھوٹا سا باغیچہ ہو یا پیارے آقا کے ارشاد کے مطابق آپ ربوہ کو غریب دلہن کی طرح سجانے میں حصہ لینا چاہتے ہوں۔ اپنی ذاتی نرسری بنانا چاہتے ہوں یا اسی فیلڈ میں ملازمت کا ارادہ رکھتے ہوں۔ گھروں میں پتھروں سے ROCKERY راکری بنانا چاہتے ہوں، پانی کا فوارہ پانی کا تالاب بنانا چاہتے ہوں۔ گھریلو پیمانے پر سبزیاں اگانا چاہتے ہوں۔ یہ ادارہ آپکی ہر طرح سے راہنمائی کرے گا۔ مفت مشورے دے گا۔ اسی طرح دنیا میں جو ماحولیاتی آلودگی کا بہت بڑا مسئلہ کھڑا ہوگیا ہے آپ اسے کم کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ آجکل ویسے بھی طلباء و طالبات فارغ ہوتے ہیں۔ اسی طرح ملازمت سے فارغ پنشنر حضرات بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ امید ہے خاکسار کی محنت ضائع نہیں ہوگی اور احباب جماعت بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ اس ادارے کے سارے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زراعت کالم

کپاس کی فی ایکڑ زیادہ پیداوار کس طرح حاصل ہو؟

کپاس کے لئے ہمیشہ زمین شور سے پاک ہونی چاہیئے اور اسی طرح زیر زمین پانی کی سطح سات آٹھ فٹ سے قریب نہ ہو۔ اگر زمین شور اور پانی اس سطح سے اوپر ہے تو کپاس کی بجائے ۔ دھان وغیرہ کی کاشت کی طرف توجہ دیں۔

زمین کی تیاری کے لئے پہلی دفعہ مٹی پلٹنے والا ہل ضرور استعمال کریں اس کے بعد سہاگہ چلا کر دو مرتبہ دیسی ہل چلایا جائے۔ تمام مڈھ اور موٹی جڑی بوٹیاں، ترپھالی اور بارہ ہیرو کی مدد سے باہر نکالی جائیں اور زمین ترپھالی کے استعمال سے باریک کر لی جائے۔ اگر کہیں زمین اونچی نیچی ہو تو اس کو بھی ہموار کیا جائے۔

قسم کپاس وہی کاشت کریں جو اس علاقے کے لئے محکمہ زراعت نے مقرر کر رکھی ہو اور جو آپکے علاقے میں کامیاب ہو۔

بوائی ہمیشہ قطاروں میں کی جائے یہ کام ہل کے پیچھے نالی باندھ کر بھی کیا جا سکتا ہے۔ دیسی اقسام کے لئے فاصلہ ۲ فٹ اور امریکن اقسام کے لئے ۲½ فٹ رکھا جائے۔ اگر زیادہ کھاد ڈالنے کا ارادہ ہو تو امریکن کپاس کے لئے یہ فاصلہ ۳ فٹ رکھا جائے۔

چھٹے کی بوائی ہرگز نہ کی جائے بیج کو آدھی رات کے وقت پانی میں بھگو دیں تاکہ وہ پانی جذب کر کے اچھی طرح اُگ سکے ۔ بھیگا ہوا بیج رکھا نہ جائے بلکہ فوراً استعمال کر لیا جائے۔

بوائی کے پندرہ بیس دن بعد پہلی گوڈی پانی دینے سے پہلے کی جائے۔ اور اس کے بعد ہر پانی کے بعد گوڈی لازمی ہے جو کہ ترپھالی سے بھی کی جا سکتی ہے جب فصل کو کھاد کی بڑی قسط دی جاتی ہے۔

پہلا پانی بوائی کے ۳۰ ۔ ۳۵ دن کے بعد دیا جائے۔

بوائی کے ساتھ ایک بوری ایمونیم سلفیٹ یا ایمونیم نائٹریٹ یا آدھی بوری یوریا اور اگر ہو سکے آدھی بوری پوٹاشیم دیں ۔ کپاس کو زیادہ نائٹروجن کھاد کی ضرورت ہوتی ہے جو ماہ اگست کے وسط میں دی جاتی ہے ۔ یہ ڈھائی بوری ایمونیم سلفیٹ یا اس کے برابر کوئی دوسری نائٹروجن کھاد دی جائے۔ اس کو قطاروں میں بکھیر کر فوراً گوڈی کی جائے۔ اور پانی دے دیا جائے۔ یہ آخری گوڈی ہوگی۔

اگر اکتوبر کے شروع میں پتوں کا رنگ کچھ کمزور نظر آئے یعنی گہرا سبز نہ ہو تو اس وقت ۱ سیر ایمونیم نائٹریٹ فی ایکڑ اس کو پانی دیتے وقت تھوڑا تھوڑا ڈالتے جائیں لیکن اس میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے تاکہ کھاد برابر تقسیم ہو۔ یہ آخری پانی ہوگا۔

عام کاشت کاروں کے لئے ان کیڑوں اور بیماریوں کی پہچان مشکل ہوتی ہے ۔ اس لئے محکمہ زراعت سے مشورہ کرنے کے بعد کوئی بھی دوائی استعمال کی جائے۔ سپرے صرف اس حالت میں کریں جب حملہ زیادہ ہو۔

ان طریقوں پر عمل کر کے چھوٹا کاشت کار بھی ۳۰ من فی ایکڑ کے قریب کپاس حاصل کر سکتا ہے۔

بقیہ : صد ۳

ہی تالا بھی کھل گیا۔ اور میں نے رقم نکال کر اپنے پاس رکھ لی۔ اس طرح مولا کریم نے ہمیں ایک غلط منزل کی جانب ایک لمبا سفر کرنے اور مزید پریشانی سے بچا لیا اور ہم عین وقت پر جبکہ جنازہ کے لئے صفیں درست کی جا رہی تھیں لاہور پہنچ گئے اور جنازہ میں میرے شوہر شامل ہو گئے۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں

بقیہ : صد ۵

سال کے کورسز کے پروگرام کی فوٹو سٹیٹ کاپی بھیج رہا ہوں۔ یہ ادارہ لاہور میں ڈیوس روڈ پر واقع ہے

آپ کا خط ملا

مکرم پروفیسر میاں محمد افضل صاحب لاہور سے لکھتے ہیں:

کل کے اخبار میں اپنا کچھ عرصہ پہلے کا لکھا ہوا خط دیکھ کر خوشگوار حیرت ہوئی۔ آپکا جواب خوبصورت بھی ہے، حوصلہ افزا بھی اور حالات کا آئینہ دار بھی آپ کی اس بات پر کہ "اگر مضمون نہ چھپ سکے تو میرے لئے دعا کر چھوڑا کریں"۔ سب کلفتیں دور ہو گئیں۔ دعا تو آپ جانتے ہی ہیں میں آپ کے لئے کرتا ہوں اور تقریباً ہر خط میں اس کا ذکر بھی ہوتا ہے لیکن آئندہ زیادہ توجہ سے کرونگا۔ آپ نے جس اپنائیت کا اظہار کیا ہے اور جتنی پیاری دعا دی ہے کہ "جس گرم پانی میں میں کام کر رہا ہوں خدا کرے اس کی گرمی آپ کے قریب تک نہ پھٹکے" اس پر نہ صرف ممنونیت کا اظہار کرتا ہوں بلکہ آپکے لئے بھی دل سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ کرے آپ ان گرم پانیوں کی دست برد اور ان کی ستم رانیوں سے محفوظ رہیں۔ دنیا کے گرم و سرد چشیدہ کوئی انسان بھی یقیناً ایسے حالات میں گرمی کی تپش سے فریاد کناں ہوگا۔ مگر جس تحمل و بردباری کا آپ نے ثبوت دیا اور جس ثابت قدمی سے آپ ان تکلیف دہ حالات کا مقابلہ کر رہے ہیں یہ یقیناً قابل صد ستائش ہے اللہ تعالیٰ آپکا حامی و ناصر ہو۔ اور وہ نشانہ باز جو ہر چہار سُو نشانہ باندھے کھڑے ہیں ان کے تیروں کی بوچھاڑ سے آپ کو محفوظ رکھے

آخر مصروفیت سے کچھ وقت نکال ہی لیا۔ کیونکہ الفضل کے لئے لکھنا بھی میں مقدم گردانتا ہوں۔ ایک مضمون تیار ہو گیا جو حاضر کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ اسے بھی حسب سابق آپ کے روزنامے میں جگہ مل جائے گی۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

مکرم انور ندیم علوی صاحب ایڈووکیٹ ۔ نواب شاہ سندھ سے لکھتے ہیں:

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔

پاکستان کی علاقائی زبانوں میں سندھی زبان سب سے مشکل ہے۔ اس لحاظ سے کہ اس کے تلفظ کو صحیح طور پر دوسری زبان میں منتقل کرنا بہت ہی مشکل ہے۔

میرے سامنے الفضل ۱۵ ۔ جولائی ۱۹۹۳ء کا صفحہ ۴ ہے کالم ۳ لفظ "کوٹھی جی" اور "مکڑی" اصل میں "کوٹ ڈیجی" (KOT DIJI) اور "مکلی" (MAKLI) ہیں اسی طرح لفظ "موہنجو ڈارو" اصل میں "موئنجو دڑو" ہے۔ موئنجو کا مطلب ہے مرے ہوئے اور "دڑو" کا مطلب ہے "ڈھیر" پنجابی میں بھی اکثر ڈھیر کو "دڑا" کہہ دیا جاتا ہے اسی "دڑا" یا "دڑے" کو سندھی میں "دڑو" کہتے ہیں۔ امید ہے آپ یہ خط تلفظ کی درستی کے لئے شائع کر کے شکریہ کا موقع دیں گے۔

محترمہ منیرہ ظہور صاحبہ ربوہ سے لکھتی ہیں:

محترم سیفی صاحب!

آپ پر سلامتی ہو! اور آپ کا وجود تا دیر احمدیت کے لئے اور الفضل کے لئے باعثِ راحت ہو۔ آپ کا کلام بہت سلجھا ہوا اور بامعنی ہوتا ہے۔ الفضل علی الصبح پڑھنے کی عادت پختہ ہو چکی ہے۔ لیکن یہ جو دو چھٹیاں آ گئی ہیں کیسے گذریں گی ۔ سو کوئی کام نہ سوجھا۔ تو سوچا کہ چلو آج مدتوں بعد اپنے اخبار کو نظم بھجوا دوں اور ایک دو باتیں چھوٹی سی باتیں میں بھیج دوں۔ یہ سلسلہ نہایت مفید اور دلچسپ ہے۔ امید ہے کہ "چھوٹی سی بات" کے کالم میں جگہ دے کر ممنون فرمائیں گے۔ محترمہ آپا جان کی خدمت میں پیار بھرا اسلام و دعائیں۔ کیا محترم محمد علی صاحب اب اپنا کلام نہیں بھیجتے۔ میری طرف سے کہیے گا کہ ہم آپ کے کلام کے منتظر ہیں۔ کچھ عنایت فرمائیں۔ دعا کے لئے بھی عرض کر دیں۔ اور دعائیں بھی پہنچا دیں۔

احسان سے بھی آگے بڑھو اور ترقی کر کے ایسی نیکی کرو کہ وہ ایتاءِ ذی القربیٰ کے رنگ میں رنگین ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم عبدالرزاق محمود صاحب چک نمبر ۱۳۶ جنوبی ضلع سرگودھا ۔ بیمار ہیں ۔

○ محترمہ صفیہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم نواب دین صاحب آف کوئٹہ جرمنی میں شدید بیمار ہیں ۔ ایک اپریشن ہو چکا ہے اور اب دوسرا ہونے والا ہے ۔

احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں ۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم صوبیدار (ریٹائرڈ) محمد رفیق صاحب آف مردان حرکت قلب بند ہو جانے کیوجہ سے انتقال فرما گئے ۔ آپکی عمر ۷۸ برس تھی آپ دیانت دار ۔ صاف گو اور امامت سے محبت رکھنے والے ۔ اور شیدائی احمدی تھے ۔

احباب ان کی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں

تبدیلی نام

○ میں نے اپنی بیٹی زہرہ سعاد کا نام تبدیل کر کے سجیلہ سوسن رکھ دیا ہے ۔ آئندہ میری بچی کو اسی نام سے پکارا اور لکھا جائے

فہیم احمد خالد
۱۵/۳۴ فیکٹری ایریا ربوہ

○ میں نے اپنی بچی آسیہ بنت غفور احمد کا نام تبدیل کر کے حبتہ النور رکھ لیا ہے ۔ آئندہ میری بچی کو اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے ۔

مبارکہ بیگم اہلیہ غفور احمد
۵/۴ دارالبرکات ربوہ

○ میں نے اپنی بیٹی کا نام عائشہ بیگم سے تبدیل کر کے عائشہ اعجاز رکھ دیا ہے ۔ لہذا اب اُسے اِس نام سے لکھا اور پکارا جائے ۔

اعجاز احمد
۸/۱ دارالرحمت غربی ربوہ

درستی نام

○ روزنامہ الفضل کے ۲۰ مئی ۹۳ ء کے شمارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ کا خلاصہ شائع ہوا ہے جسمیں غلطی سے ایک نام "اعظم خان سابق امیر ضلع مردان" لکھا گیا ہے ۔ درست نام "آدم خان" ہے

(ادارہ)

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں ۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۹۸۹ میں فضل دین ولد امیرالدین صاحب قوم سندھو جٹ پیشہ مزدوری عمر ۵۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۵۵ گ ب ضلع فیصل آباد ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۲-۷-۳۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (۱) مکان نمبر ۸۲/۲ واقع چک نمبر ۵۵ گ ب برقبہ ۴ مرلہ جو کہ مبارک احمد پسر خود کو ہبہ کر دیا ہے مالیتی ۲۰۰۰۴/- روپے (۲) مکان نمبر 5-A/42 فیکٹری ایریا ربوہ برقبہ ۵ مرلہ مالیتی ۳۵۰۰۰/- روپے ۔ کل جائیداد مالیتی ۷۷۰۰۰/- روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- + ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت و جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد ۔ فضل دین چک نمبر ۵۵ گ ب ۔ پ ۔ ۵ چک نمبر ۵۶ گ ب ضلع فیصل آباد ۔ گواہ شد نمبرا ۔ محمد طارق صفدر وصیت نمبر ۲۱۷۵۷ ۔ گواہ شد نمبر ۲ ۔ محمد ارشد مجاہد رندھوا چک نمبر ۵۵ گ ب ۔ پ ۔ ۵ نمبر ۵۴ گ ب ضلع فیصل آباد ۔

مسل نمبر ۲۸۹۹۰ میں مختاراں بی بی زوجہ فضل دین صاحب قوم سندھو جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۵۵ گ ب ضلع فیصل آباد ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱۰-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (۱) حق مہر ۱۵۰۰/- روپے (۲) سلائی مشین مالیتی ۱۲۰۰/- روپے (۳) اثاثہ بیت ۵۰۰/- روپے (۴) طلائی کانٹے کو کا وزنی ۸ ماشہ مالیتی ۳۲۰۰/- روپے (۵) حویلی برقبہ ۱۲ مرلہ مالیتی ۶۰۰۰/- روپے کل جائیداد ۱۲۴۰۰/- روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ الامتہ ۔ مختاراں بی بی چک نمبر ۵۵ گ ب ۔ پ ۔ ۵ چک ۵۴ گ ب ضلع فیصل آباد ۔ گواہ شد نمبرا ۔ شوکت علی پسر موصیہ ۔ گواہ شد نمبر ۲ ۔ فضل دین مسل نمبر ۲۸۹۸۹ خاوند موصیہ ۔

مسل نمبر ۲۸۹۹۱ میں محمد احمد توقیر ولد محمد شفیع صاحب قوم راجپوت پیشہ صراف عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ شہر ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱-۱۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے ۔ اس وقت مجھے مبلغ ۸۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت زرگری مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد ۔ محمد احمد توقیر ۹/۳۴ گلی واسی شہیدان اسلام پور سیالکوٹ شہر ۔ گواہ شد نمبرا ۔ آغا یحیٰی خان وصیت نمبر ۲۶۶۰۰ مربی سلسلہ ۔ گواہ شد نمبر ۲ ۔ میر عبدالباسط وصیت نمبر ۲۴۷۸۵ مربی ضلع سیالکوٹ ۔

بقیہ : صا .

کی جاتی ہے جسطرح اسی کے احکام کی تعمیل اور اوامر کی تعظیم کیجاتی ہے دوسرے کے احکام و اوامر کی ویسی اطاعت وہی تعظیم اسی طرز و نہج پر امید و ڈر ہرگز نہ ہو اور کسی کو اس کا شریک نہ بنایا جاوے ۔

جب انسان ان دونوں مرحلوں کو طے کر لیتا ہے یا یوں کہو کہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی چھوڑتا اور اسکی اطاعت اور صرف اسی کی اطاعت کرتا ہے تو پھر اس کا آخری مرتبہ یہ ہوتا ہے کہ وہ متقی ہو جاتا ہے ۔ تمام دکھوں سے محفوظ ہو کر سچی راحتوں سے بہرہ ور ہوتا ہے ۔

(فرمودہ ۱۷ ؍جنوری ۱۹۰۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۴۔جولائی۔ آج صبح سے آسمان ابر آلود ہے۔ گذشتہ روز ربوہ میں شدید بارش ہونے کے باعث نشیبی جگہوں اور سڑکوں پر پانی کھڑا ہے۔

○ پاکستانی ہائی کمیشن کے ایک عہدیدار محمد الیاس کو گذشتہ روز نئی دہلی میں گرفتار کر لیا گیا۔ بھارتی حکام کے مطابق اس عہدیدار کو اس وقت گرفتار کیا گیا جب وہ ایک شخص سے کچھ خاص کاغذات حاصل کر رہا تھا۔ محمد الیاس پر الزام ہے کہ وہ ایک جاسوس گروپ کا اہم رکن ہے حکومت پاکستان نے نئی دہلی پاکستانی ہائی کمیشن کے اہلکار کی گرفتاری اور اس پر تشدد کے خلاف بھارت حکومت سے شدید احتجاج کیا ہے۔ بھارتی ناظم الامور کو گذشتہ روز دفتر خارجہ میں طلب کر کے اس سلسلے میں انہیں حکومت پاکستان کے احتجاج اور تشویش سے آگاہ کیا گیا۔

○ چھ رکنی نگران کابینہ کی جمعہ کی رات حلف برداری کی تقریب ایوان صدر میں منعقد ہوئی۔ قائمقام صدر وسیم سجاد نے وزراء سے حلف لیا۔ جن وزراء نے حلف اٹھایا انکے نام یہ ہیں۔ سید بابر علی، عبدالستار، لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) محمد شفیق، احمد فاروق، فتح محمد خان بندیال، اور نثار میمن۔ حلف برداری کی تقریب میں نگران وزیر اعظم معین قریشی اور اعلیٰ سول و فوجی حکام نے شرکت کی بتایا گیا ہے کہ وزراء کے محکموں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

○ پنجاب کے نگران وزیر اعلیٰ شیخ منظور الٰہی نے گذشتہ روز ماڈل ٹاؤن میں سابق وزیر اعظم نواز شریف کی رہائش گاہ پر ان سے ملاقات کی اور اس ملاقات میں دونوں لیڈروں کے درمیان آئندہ انتخابات کے انعقاد کے بارے میں تفصیلی طور پر تبادلہ خیالات کیا گیا۔ نگران وزیر اعلیٰ نے یقین دہانی کرائی کہ صوبے میں انتخابات کو منصفانہ، پرامن اور صاف ستھرے بنانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جائے گا۔

○ سابق نگران وزیر اعظم اور نیشنل پیپلز پارٹی کے سربراہ غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ منصفانہ انتخابات کے لئے بلدیاتی اداروں کا توڑنا بھی ضروری ہے۔ اور دھاندلی روکنے کے لئے شناختی کارڈوں کی پابندی بھی ختم کی جائے۔ فوج انتخابات کی نگرانی ہی نہ کرے بلکہ انتخابات "کنڈکٹ" کرائے انہوں نے کہا کہ ہاریوں میں زمین کی تقسیم سابق حکومت کا ڈرامہ تھا۔

○ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب اور پاکستان مسلم لیگ پنجاب کے صدر منظور وٹو نے کہا ہے کہ ہمارا پیپلز پارٹی سے اصولی اتحاد ہو چکا ہے اور دیگر جماعتوں سے مذاکرات جاری ہیں۔

○ ملک کی مختلف سیاسی جماعتوں میں جن میں پی پی اور مسلم لیگ بھی شامل ہیں عمران خان کے حصول کی کوششیں شروع ہو گئی ہیں۔ پیپلز پارٹی کی طرف سے انتخابات میں کامیابی کی صورت میں کینسر ہسپتال کے لئے ہر قسم کی امداد کی یقین دہانی کرائی گئی۔

○ پاکستان ریلویز نے نواز حکومت بدلنے کے فوراً بعد ریلوے میں پرائیویٹائزیشن کا سلسلہ ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور نجی شعبے کو دیئے گئے سیکشن بھی واپس لے لئے ہیں۔ اور اس سلسلے میں ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور نے نوٹیفیکیشن بھی جاری کر دیا ہے۔

○ ماہر معاشیات نگران وزیر اعظم مسٹر معین قریشی کی نگران حکومت نے پہلے اقتصادی اقدام میں پاکستانی روپے کی قیمت میں مزید ۴،۷ فی صد کمی کر دی ہے۔ تمام بیرونی کرنسیوں کے مقابلے میں پاکستان روپے کی قیمت میں سات دنوں میں ۹،۳۰ فی صد کمی ہو گئی ہے۔ اس اقدام کے نتیجہ میں ملکی قرضوں کی مالیت ۱۰ فی صد بڑھ جائے گی۔ درآمدی اشیاء کی قیمتیں بڑھ جائیں گی اور سٹاک مارکیٹ میں تیزی آ گئی ہے۔

○ نگران وزیر اعظم معین الدین قریشی نے کہا ہے ہم انشاء اللہ ملک کو پارلیمانی نظام کی پٹڑی پر چڑھا دیں گے۔ اہم ملکی مسائل کا حل تلاش کرنا منتخب حکومت کا کام ہے ان سے بری فوج کے سربراہ جنرل عبدالوحید، سپیکر قومی اسمبلی گوہر ایوب خان، گورنر پنجاب، وزیر اعلیٰ پنجاب، گورنر سرحد، وزیر اعلیٰ سرحد نے بھی الگ الگ ملاقاتیں کیں۔

○ لاہور، گوجرانوالہ، فیصل آباد اور پنجاب کے دیگر کئی علاقوں میں جمعہ کے روز شدید بارش ہوئی۔ فیصل آباد میں ۵ گھنٹے مسلسل بارش سے درجنوں کچے مکانات زمین بوس ہو گئے۔ اور تین افراد ہلاک ہو گئے۔ لاہور کے نشیبی علاقے کئی کئی فٹ پانی میں ڈوب گئے۔ درخت اور کھمبے گر گئے۔ بجلی اور ٹیلیفون کے نظام میں تعطل واقع ہو گیا۔ سڑکیں ٹوٹ گئیں اور آمدورفت انتہائی مشکل ہو گئی۔

دانتوں کا معائنہ مفت۔ احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
۴½ بجے ۸½ بجے شام
رانا نذیر احمد

حنیف
ہومیو کلینک
۸۴۔ بینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
موسم گرما کے اوقات کار:۔
صبح ۱۰ بجے سے ۱۲½ بجے تک شام ۶ بجے سے ۸½ بجے تک
ہر جمعہ کو ناغہ ہوگا۔ ایچ ڈاکٹر محمد حنیف
آف کوئٹہ حال لاہور

لندن کے لئے چیلنجنگ فیئر
لندن واپسی ٹکٹ صرف Rs16800/-
میں ریزرویشن کی گارنٹی کے ساتھ
بیرون ربوہ سے آنے والے احباب
کیلئے ربوہ کا سفر خرچ بذمہ کمپنی۔
بروقت رابطہ فرمائیں۔
احمد ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوانِ محمود یادگار روڈ۔ ربوہ
فون دفتر: ۲۱۱۵۵۰ گھر: ۲۱۱۴۴۰

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE Rs200/-
عورتوں کیلئے کورس
STERILITY COURSE بانجھپن کورس Rs 100/-
ATHRA COURSE اٹھرا کورس Rs100/-
تفصیلی لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راحیہ ہومیو) کمپنی
رجسٹرڈ۔ ربوہ
فون: ۶۰۶ - ۷۷۱

WANTED

ACCOUNTANT FOR TEXTILE MILL LOCATED IN RAIWIND.

THE CANDIDATE MUST HAVE:

* AT-LEAST THREE YEARS EXPERIENCE IN A REPUTABLE SPINNING MILL IN SIMILAR POSITION.
* PASSED INTER C. A. OR ICMA PART III.
* B. COM WITH FIVE YEARS RELEVANT EXPERIENCE MAY ALSO BE CONSIDERED.
* KNOWLEDGE OF COMPUTER WILL BE AN ADVANTAGE
* AGE UPTO MID FORTIES

ONLY THOSE WHO MEET THE ABOVE REQUIREMENTS AND WISH TO JOIN US MAY WRITE TO THE UNDERSIGNED WITH HANDWRITTEN APPLICATION, COMPLETE BIO-DATA, COPIES OF TESTIMONIALS LATEST PASSPORT SIZE PHOTO AND LAST SALARY DRAWN. PLEASE ALSO GIVE YOUR CONTACT ADDRESS PH. NO.

MAHMOOD A. BHATTY,
CORPORATE SECRETARY
SHAHNAWAZ TEXTILES LIMITED
19 WEST WHARF, P.O. BOX 4766 KARACHI- 74000
TELE. NO. 202680, 200146 (5 LINES)

پتہ